

مرزا اسد اللہ خاں غالب

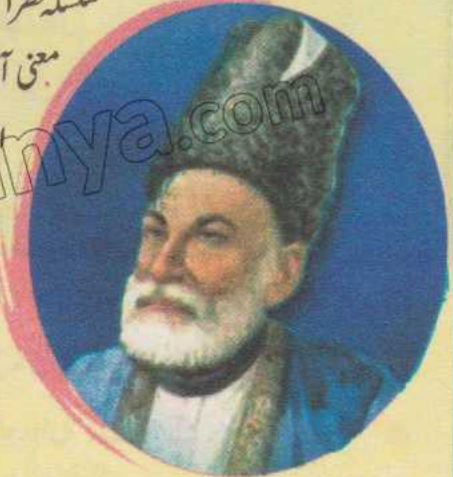
(۱۸۶۹ء - ۱۸۹۷ء)

اصل نام اسد اللہ خاں اور تخلص غالب ہے۔ آپ آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مرزا عبد اللہ بیگ ہے۔ غالب کی عمر پانچ برس تھی کہ ان کے والد، ایک لڑائی میں کام آئے۔ والد کے انتقال کے بعد مرزا کی پرورش ان کے چچا نصر اللہ بیگ کے سپرد ہوئی جو، انگریزی فوج میں ملازم تھے۔ وہ بھی انتقال کر گئے تو یہ اپنی والدہ کے ساتھ دلی آ گئے۔ بچپن میں انھوں نے شیخ معظم سے تعلیم پائی۔ بعد میں انھوں نے عبدالقصد سے فارسی میں مہارت حاصل کی۔ تیرہ برس کی عمر میں ان کی شادی علی بخش معروف کی بیٹی سے ہوئی۔

مرزا غالب کو پنشن ملتی تھی جس کے اخراجات انھوں نے کلکتے کے سفر بھی کیے مگر اس میں اضافہ نہ ہوا۔ چنانچہ معاشی تنگ دستی کی وجہ سے ۱۸۵۰ء میں دربار سے منسلک ہو گئے۔ ۱۸۵۷ء میں جنگ آزادی کی وجہ سے پنشن بھی بند ہو گئی اور شاہی ملازمت بھی جاتی رہی۔ نواب یوسف علی خاں والی رام پور نے سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کیا جو، احمیات انھیں ملتا رہا۔

غالب نے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں شاعری کی۔ اردو، فارسی شاعری میں ان کا مقام بہت بلند ہے، جسے سب نے تسلیم کیا ہے۔ وہ بہت زیادہ وسعت نظر رکھتے تھے۔ غالب ہر دور کے اہم شاعر ہیں۔ ان کی فنی عظمت کو ہر ایک نے سراہا ہے۔ ان کی ہمہ گیر شخصیت کی طرح ان کی شاعری میں بھی بڑا متنوع اور رنگارنگی پائی جاتی ہے۔ ان کے ہاں موضوعات کا ایک لائق سلسلہ نظر آتا ہے۔ ان کی اردو غزل مضامین کی رنگارنگی، وسعت نظر، تخیل کی بلندی، پہلوداری، معنی آفرینی، نادر تشبیہات و استعارات، نئے الفاظ و تراکیب، طنز و ظرافت، آفاقت اور جدت ادا کی بدولت بہت اعلیٰ پائے کی ہے۔ ان خصوصیات کی بدولت انھیں اردو شاعروں کی اوّلین صف میں جگہ ملی ہے۔

غالب کی اہم تصانیف میں ”غالب (اردو)“، ”دیوان فارسی“، ”گل رعنا“، ”مہر نیم روز“، ”دستنبو“، ”قلم برہان“، ”قادر نامہ“، ”غود ہندی“ اور ”اردوئے معلّیٰ“ شامل ہیں۔



غزل

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو مرزا غالب کے اشعار میں پوشیدہ زندگی، جذبہ عشق اور رنج و الم سے بڑے فلسفیانہ پہلوؤں سے آشنا کرنا
- اردو شاعری میں مرزا غالب کے مقام اور ان کے اثرات کا تعین کرنا
- غالب کے کلام پر مختلف تنقیدی آرا کا موازنہ اور تقابل کرنا
- طلبہ کو غزل اور اس کے لوازم یعنی مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف وغیرہ سے روشناس کرنا

بازیچہ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے
اک کھیل ہے اور نگِ سلیمان مرے نزدیک
اک بات ہے اعجازِ میجا مرے آگے
جو نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور
جو وہم نہیں ہستی اشیا مرے آگے
ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا، مرے ہوتے
گھستا ہے جبین خاک پہ دریا، مرے آگے

مت پوچھ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے
کو دیکھ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے
الام مجھے روکے ہے جو، کھینچے ہے مجھے کفر
کعبہ مرے پیچھے ہے کھلا مرے آگے

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہم راز ہے میرا
غالب کو برا کیوں کہو، اچھا مرے آگے

(دیوانِ غالب)

مرزا غالب کی شامل کتاب غزل کو مد نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

1

غالب کے نزدیک یہ دنیا ”بازیچہ اطفال“ کیوں ہے؟

i

”اورنگ سلیمان“ اور ”اعجاز مسیحا“ تلمیحات ہیں، ان کی وضاحت کریں۔

ii

”حال“ اور ”رنگ“ کا لطیف فرق واضح کریں۔

iii

”کعبہ“ اور ”کلیسا“ کے الفاظ کن دو تہذیبوں کی علامت ہیں؟

iv

مقطع میں مرزا غالب نے اپنے بارے میں کیا کہا ہے؟

v

درست جوابات کی نشان دہی کریں:

2

غالب کے نزدیک یہ دنیا ہے:

i

(الف) بچوں کا کھیل (ب) دکھوں کا گھر (ج) عیش و عشرت کی جگہ (د) جائے عبادت

ii

”اک کھیل ہے اور رنگ سلیمان مرے نزدیک“ میں صنعت برقی گئی ہے:

iii

(الف) صنعتِ مبالغہ (ب) صنعتِ تضاد (ج) صنعتِ تلمیح (د) صنعتِ تکرار

iv

غزل میں ”مرے آگے“ کے لفظ آئے ہیں بطور:

v

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مطلع (د) مصرع

vi

”جز نام نہیں“ اور ”جز وہم نہیں“ کے الفاظ عیاں کرتے ہیں دنیا کی:

vii

(الف) حقیقت (ب) رونق (ج) دولت (د) زندگی

viii

”میں صنعت استعمال ہوئی ہے“:

ix

(الف) صنعتِ حسنِ تعلیل (ب) صنعتِ تلمیح (ج) صنعتِ ایہام (د) صنعتِ ترمیم

3

غالب کے درج ذیل شعر کی تشریح فلسفیانہ پہلوؤں سے کریں:

نحو نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور
نحو وہم نہیں ہستی اشیا مرے آگے

4

زیر نظر غزل میں غالب کے سائنسی شعور کا پتا ملتا ہے۔ کلام غالب سے مرزا غالب کی جدت پسند شخصیت کا احاطہ کریں۔

درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

5

مشرَب

وہم

عالم

صحرا

انجائز

بازیچہ

ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے جدید سائنسی روشنی دیکھ کر حیرت کا اظہار اس شعر میں کیا تھا کہ:

6

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ نہ ہونے لگتا
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

اس شعر کا موازنہ غالب کی زیرِ نظر غزل میں شامل دوسرے شعر سے کریں۔

غزل

غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اردو میں غزل ایرانی ادب سے آئی۔ غزل شاعری کی وہ صنف ہے، جس میں حسن و عشق کی کیفیات کے ساتھ دیگر موضوعات کو خوب صورت اور پراثر انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ غزل پر کافی تنقید ہوتی رہی ہے لیکن غزل نے ہر دور میں اپنا وقار اور اعتبار برقرار رکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ غزل کے موضوعات میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ جدید غزل کے موضوعات قدیم اور روایتی غزل کے موضوعات سے بہت مختلف ہیں۔ غزل کا یہ اعجاز ہے کہ شاعر بہت بڑے موضوع کو ایک شعر یعنی دو مصرعوں میں سمیٹ لیتا ہے۔ غزل کا ہر شعر اپنی جگہ ایک الگ اکائی کی حیثیت رکھتا ہے۔ پوری غزل میں ایک ہی بحر استعمال کی جاتی ہے۔ مطلع کے دونوں مصرعے ہم قافیہ جب کہ غزل کے باقی اشعار کا ہر دوسرا مصرع ہم قافیہ ہوتا ہے۔ مقطع میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ غزل کے بڑے ناموں میں میر تقی میر، مرزا غالب، مومن خاں مومن، مرزا داغ، حسرت موہانی، جگر مراد آبادی، فیض احمد فیض اور ناصر کاظمی وغیرہ شامل ہیں۔

مطلع

مطلع کے لغوی معنی ”طلوع ہونے کی جگہ“ کے ہیں۔ اصطلاح میں کسی بھی غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں، جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوں۔

پہلے شعر کو مطلع، جب کہ دوسرے شعر کو جو مطلع کے بعد آئے، ”حسن مطلع“ کہتے ہیں۔

گل کو ہوتا صبا قرار اے کاش!

رہتی ایک ادھار دن بہار اے کاش!

یہ جو دو آنکھیں بند ہیں میری

اُس پہ دا ہوتیں ایک بار اے کاش!

(میر تقی میر)

غزل کے اس مطلع میں ”قرار اور بہار“ قافیہ جابجا ہے۔ اس کا اثر بطور ردیف استعمال ہوئے ہیں۔

مقطع عربی زبان کا لفظ ہے جو ”قطع“ سے نکلا ہے، جس کے معنی کاٹنا یا قطع کرنا ہے۔ اس شعر میں مقطع سے مراد غزل کا وہ آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

مقطع اور آخری شعر میں فرق

اگر آخری شعر جس میں تخلص نہ دیا گیا ہو تو وہ شعر مقطع کے بجائے ”آخری شعر“ کہلائے گا۔ میر تقی میر کی غزل سے مقطع دیکھیے:

کہیں کیا جو پوچھے کوئی ہم سے میر
جہاں میں تم آئے تھے کیا کر چلے

ملاحظہ فرمائیے اس غزل کے مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں۔

(7)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ مرزا غالب کے اشعار کو درست اب و لہجے اور آہنگ سے پڑھنے کی مشق کریں تاکہ وہ شعر کے جذب و کیف کو محسوس کریں۔
- طلبہ مرزا غالب کی غزل ”بازیچہ اطفال“ سے دنیا مرے آئے، کو تصویری انداز میں پیش کریں۔ عبدالرحمن چغتائی کے ”نقش چغتائی“ سے مدد لی جاسکتی ہے۔
- دیوان غالب سے اپنی پسند کے پانچ پانچ اشعار اپنی بیاض میں نقل کریں۔

اشارات تدریس

- طلبہ کو غالب کی شخصیت اور فن سے روشناس کرائیں۔
- غالب کے اشعار کو تاریخ، فلسفہ اور نفسیات کی روشنی میں پیش کریں۔
- ”غالب ہر صدی کا شاعر ہے“ کے موضوع پر طلبہ کی رہنمائی کریں اور ان سے مضامین لکھوائیں۔
- طلبہ کو شعر کا حوالہ دیں۔